© rasailojaraid.com

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک یادگار واقعہ

روایت: مولانا غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ

ناقل: ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ ملتان کے قدیم علما میں سے تھے۔ انتہائی سادہ طبیعت اور درویشانہ وضع قطع کے حامل تھے۔ بیعت کا تعلق شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے تھا اور اُن کے خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور متوسل حضرت مولانا خدا بخش ملتانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے سسر تھے۔ کچہری روڈ گھنٹہ گھر کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد (مسجد پونگراں والی) میں امام وخطیب رہے۔ مختصر مگر عام فہم تقریر کرتے انہوں نے ''مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ'' کے نام سے ایک ادارہ بھی قائم کیا جس کے وہ مہتمم تھے۔ مدرسہ فاروقیہ کا سالانہ جلسہ عموماً قلعہ کہنہ قاسم باغ میں ہوا کرتا جس میں ملک کے جید علما وخطبا کے بیانات ہوتے۔ مقررین کے انتخاب میں ان کا ذوق نہایت اعلیٰ تھا۔ خصوصاً ابناء امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری اور حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہم اللہ کو ہمیشہ سالانہ جلسے میں بلاتے اور ان کے خطبات سے عوام کو مستفیض ہونے کا موقع فراہم کرتے۔ مولانا غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ ۵؍دسمبر ۱۹۸۹ء کو مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم ملتان میں تشریف لائے تو انہوں نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق اپنے زمانۂ طالب علمی کا ایک یادگار واقعہ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا جسے اُنہوں نے قلم بند کرلیا۔ یہ غیر مطبوعہ واقعہ پہلی مرتبہ شائع کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ستر سال عمر پائی، ۲؍جون ۱۹۹۳ء کو انتقال ہوا۔ (مدیر)

۴۶ء میں کینجھر (شاہ جمال، ضلع مظفر گڑھ) میں پڑھا کرتا تھا۔ مجلس احرارِ اسلام کا جلسہ تھا، اُن دنوں مسلم لیگ اور احرار کا تقابل عروج پر تھا۔ حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر احرار زعما خصوصاً نواب زادہ نصر اللہ خاں بھی ہمراہ تھے، حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے ''فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ'' الخ تلاوت فرمائی اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرماں برداری کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ پھر گفتگو کا رخ سیاسیات کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرف پلٹ گیا۔ جب تقریر اپنے عروج پر پہنچی تو فرمایا:

''بٹوارہ مت مانو ورنہ بٹتے چلے جاؤ گے، بٹتے چلے جاؤ گے اور بٹتے چلے جاؤ گے۔ کہیں لسانی تعصّبات ابھریں گے، کہیں جغرافیائی تعصب سر اٹھائے گا، کہیں مذہبی طبقاتی کشمکش کا عفریت ننگا ہو کر ناچے گا۔ سندھی، بلوچی، پختون، پنجابی، بنگالی سب اپنا اپنا ملک مانگیں گے۔ دیوبندستان، بریلوستان اور شیعستان کے قیام کے مطالبے ہوں گے۔ حکمران اِن مطالبات کے سامنے عاجز اور بے بس ہو جائیں گے۔ امن ختم ہو جائے گا، سلامتی خطرے میں ہوگی اور قوم تقسیم در تقسیم کے کرب ناک عمل سے گزرتی رہے گی۔''

(موجودہ شاہ جمال) سابقہ کینجھر بستی ''مونڈ کا'' میں مولوی محمد قاسم بریلوی مکتبِ فکر کے متعصب و دریدہ دہن مولوی تھے، زندہ ہیں تو اللہ ہدایت دے، مر گئے ہیں تو اللہ معاف فرمائے۔ وہ شاہ صاحب کے وہاں جانے پر بہت سیخ پا ہوتے۔ لوگوں کو بہکاتے، ورغلاتے کہ مت جاؤ۔ عطاء اللہ شاہ بخاری ہندوؤں، سکھوں کا ایجنٹ ہے۔ اور اس بہکانے کے ''کارِخیر'' میں وہ اس قدر جذباتی اندھے پن کا ثبوت دیتے ہوئے کہتے کہ جو شخص بھی عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر سننے جائے گا اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

شاہ جی وقت مقررہ پر کینجھر پہنچ گئے، تقریر کا آغاز ہوا۔ شاہ جی دین و شریعت، قرآن وسنت، اطاعتِ نبوی اور ملک کے سیاسی حالات پر تقریر فرما رہے تھے۔ انگریز، اس کے حاشیہ برداروں اس کے مذہبی و سیاسی ایجنٹوں کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اُن کے فکر ونظر اور نامعقول استدلال کی دھجیاں فضاء بسیط میں بکھیر دیں۔ تقریر جاری تھی ایسا سماں تھا کہ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر یوں دم بخود تھا جیسے زمین میں گاڑی ہوئی میخیں ہیں۔ اچانک شاہ صاحب نے اُسی مولوی قاسم کا نام لے کر کہا:

''کہاں ہے وہ محمد قاسم جس نے یہ اول فول بکا ہے''

دو احرار کارکنوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر کھڑا کر دیا اور پکارے کہ شاہ جی یہ ہے وہ بدزبان، شاہ جی نے کہا بس اس کے لیے یہی کافی ہے اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے چھوڑا تو وہ دھڑام سے بے سُدھ زمین پر گر پڑا۔ لوگوں پر عیاں ہو گیا کہ جو کل تک ہمیں کہتا رہا کہ ہندوؤں کا غلام ہے اس کی تقریر سننے نہ جانا ورنہ بیویوں کو طلاق ہو جائے گی۔ وہ خود بھی آیا ہوا ہے، اس کی بیوی بھی گئی!

☆......☆......☆

© rasailojaraid.com